وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ ۔ [الانعام: 153]

اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے، لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو

اختلافِ امت اور فرقہ واریت کا المیہ

اور

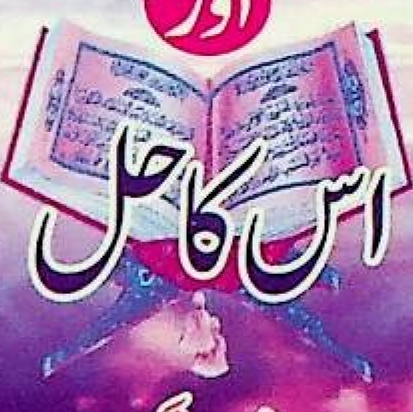

اس کا حل

رشحاتِ فکر

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

ترتیب

سعید احمد چنیوٹی

www.KitaboSunnat.com

ادارہ ترجمان القرآن والسنۃ، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفے چند

اختلاف امت، جو فرقہ وارانہ کشیدگی کا سب سے بڑا سبب ہے، بہت بڑا المیہ ہے۔ امت مسلمہ خیر القرون کے ختم ہونے کے ساتھ ہی اس المیے میں بری طرح مبتلا ہو گئی، ۱۲ صدیاں تقریباً گزر چلی ہیں لیکن فرقہ وارانہ اختلافات ختم یا کم ہونے کی بجائے، روز افزوں ہیں۔

فہم وتعبیر کا کچھ اختلاف صحابہ وتابعین کے دور میں بھی تھا جو اسلام کا روشن ترین دور تھا۔ لیکن چونکہ وہ فطری تھا اس کے پیچھے قرآن وحدیث سے اعراض وگریز کا جذبہ کار فرما نہیں تھا، اس لئے وہ نہ نقصان دہ تھا اور نہ اس سے کسی قسم کی فرقہ واریت کو فروغ ملا۔ لیکن جب تقلیدی مذاہب سے وابستگی اس حد تک ہو گئی کہ قول امام ہی اصل ٹھہرا اور قرآن وحدیث ثانوی قرار پائے، تو اختلاف فطری حدود سے نکل کر فرقہ واریت میں ڈھل گیا۔ اور یہیں سے اختلاف کی شدت ووسعت میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا اور فرقہ واریت اور فرقہ وارانہ نزاعات بھی خوف ناک صورت اختیار کرتے چلے گئے، حتیٰ کہ اب ہر نیا سورج اختلاف کی کوئی نہ کوئی نئی صورت یا اس میں شدت ووسعت کا کوئی نہ کوئی نیا رخ لے کر طلوع ہوتا ہے۔

یہ المیہ کس طرح اور کیوں کر رونما ہوا؟ اور اس کا حل کیا ہے؟ اختلافات کی یہ خلیج پاٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جا سکتی ہے یا نہیں؟ پاٹی جا سکتی ہے تو کس طرح؟ فرقہ واریت کا خاتمہ ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن ہے تو اس کی صورت کیا ہے؟

زیرِ نظر فاضلانہ مقالے کا موضوع یہی ہے۔ فاضل مقالہ نگار ملک کے نامور محقق عالم ہیں۔ علاوہ ازیں فقہی اختلافات اور ان کے اسباب پر ان کی نظر گہری بھی ہے اور وسیع بھی۔ ایسا ہی وسیع النظر اور بالغ نظر دیدہ ور، امت کے اختلافات کا صحیح تجزیہ کر کے ان کا واقعی حل پیش کر سکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ قارئین غیر جانبدارانہ انداز سے اور تلاشِ حق کی طلب صادق کے ساتھ پوری سنجیدگی سے اس مختصر مقالے کا مطالعہ فرمائیں۔ یقیناً وہ اس میں زیرِ بحث خطرناک مرض کا علاج، اپنے درد کا درماں اور اس قضیۂ نامرضیہ کا شافی حل پائیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز وبید اللہ التوفیق والسداد

حافظ صلاح الدین یوسف
مدیر شعبہ تحقیق وتالیف وترجمہ
دار السلام، لاہور

محرم ۱۴۲۸ھ
فروری 2007ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادارہ ترجمان القرآن والسنۃ (فیصل آباد)

قیام، مقاصد

اس وقت مسلمانوں کے خلاف نہ صرف عسکری بلکہ فکری یلغار بھی جاری ہے۔ تاریخ اسلام کو مسخ کرنے کے غرض سے مستشرقین کی خطرناک علمی وفکری یلغار کا سلسلہ شروع ہیں۔ علمی ذرائع، عیسائی مشنری اور ظلم وجبر کے وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں۔

ترقی پسندی پر مشتمل نئے اسلام کی تیاری وتشکیل کا کام عالمگیریت کی سرپرستی میں تیز رفتاری سے ہو رہا ہے۔ اور اس نئے اسلام کو ابلاغی ذرائع سے متعارف کرانے کا بڑے پیمانے پر انتظام ہو رہا ہے۔

ایسے وقت میں عالم کفر کو ایسے وکیلوں کی ضرورت ہے جو روشن خیالی کے نام پر مسخ شدہ اسلام کو فروغ دینے کے لئے ان کے مقاصد کے حصول میں معاون بن سکیں۔ انہیں ایسے وکیل حکمرانوں کی صورت میں بھی درکار ہیں۔ تاکہ حکومتی وسائل، اداروں اور پالیمنٹ کے ذریعے اپنی مرضی کے قوانین نافذ کرواسکیں۔ اور ظلم وجبر سے اسلامی قوتوں اداروں اور علماء کو بے بس کر دیا جائے۔ اور دوسری طرف انہیں اس فکر کی اشاعت کے لئے نام نہاد جدید مفکرین کی تلاش تھی جو محض اپنی فلسفیانہ سوچ، کتابی دنیا پر قناعت اور عقل محض کے سحر میں مبتلا ہونے کی بنا پر قرآن وسنت سے بے اعتنائی اور ائمہ اسلاف کی اجتماعی فکر سے انحراف کی راہ پر گامزن ہوں۔ نئی لغویانہ موشگافیاں پیدا کر کے تاریخی تسامحات تلاش کر کے آزاد منشوں کے لئے دینی جواز پیدا کرنے کے ماہر ہوں، اجماع امت سے ہٹ کر دین کے متفقہ مسائل میں نیا اجتہاد کر کے اسے قرآن کے نام پر پیش کرنے کے کرشمہ ساز ہوں۔ سبیل المؤمنین کو چھوڑ کر تفردات کی راہوں کے متلاشی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب تمام جدت پسند حلقے اسلام کے خلاف متحد ہو چکے ہیں۔ان حالات میں اخلاص کے ساتھ شریعت کی حفاظت، ملت کی شناخت کو باقی رکھنا اپنی نسل نو کے ایمان کی فکر کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

معاشرے کی تبدیلی کا علاج فرد کی تبدیلی میں مضمر ہے جب تک فرد نہیں بدلے گا معاشرہ نہیں بدل سکتا۔ بلکہ ہر شخص کو اپنے حصے کی شمع جلانی چاہئے محض شکوہ ظلمت شب سے تاریک شب ڈھلنے والی نہیں۔ ع

شکوہ ظلمت شب سے تو بہتر ہے
کہ اپنا چراغ جلائے چلو

ایسی ہی صورت حال کا احساس کرتے ہوئے چند اہل فکر کی راہنمائی میں ''ادارہ ترجمان القرآن والسنہ'' کا قیام عمل میں آیا مقاصد کے حصول کے لئے پہلا قدم فکری نشستوں اور علمی مجالس کا اہتمام تھا۔جن کے ذریعے، سکالرز محققین کا خطباء اور عوام سے رابطہ کر کے ان کے خیالات سے مستفید ہونے کا موقعہ فراہم کیا جائے۔تاکہ حالات کی نزاکت کا احساس دلایا جا سکے۔اسی سلسلہ کی

پہلی نشست

8 دسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد البیان کلیم شہید کالونی نمبر 2 میں ہوئی۔مقالہ نگار تھے۔مشہور مؤلف محقق اہلحدیث مولانا ارشاد الحق حفظہ اللہ۔اسی مقالہ کی اشاعت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

عزیزم عمر دراز (متعلم جامعہ سلفیہ) نے ٹیپ ریکارڈ سے صفحہ قرطاس پر منتقل کیا اور عزیزی حافظ عبدالمنان بن مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے کمپوز کیا ادارہ ان کے اس تعاون پر شکر گزار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری نشست

28 دسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد فردوس اہلحدیث گلبرگ سی میں ہوئی۔ جس کا موضوع تھا۔ ''حقوق نسواں بل قرآن وسنت کی عدالت میں'' اس موضوع پر مولانا اثری حفظہ اللہ کی سفارشات کتابی صورت میں مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔

تیسری نشست

16 فروری 2007 بعد نماز مغرب جامع مسجد مبارک اہلحدیث سمن آباد فیصل آباد میں ہوئی۔ موضوع تھا ''یوم عاشوراء کا تاریخی وشرعی پس منظر'' مقالہ نگار تھے عالمی شہرت یافتہ سکالر مفسر قرآن مولانا حافظ صلاح الدین یوسف آف لاہور

احباب جماعت، خطباء شہر علماء اور کارکنوں نے ان پروگراموں کو جس طرح پذیرائی بخشی۔ اس نے اس سلسلہ کو جاری رکھنے کی مہمیز دی، احباب کے تعاون سے ہی یہ تسلسل قائم رہ سکتا ہے۔ مالی تعاون سے زیادہ اہل فکر رفقاء کی ضرورت ہے۔ جو اس شمع کو فروزاں رکھنے میں معاون بن سکیں۔ وعند اللہ فی ذاک الجزاء

والسلام
خادم ادارہ
سعید احمد چنیوٹی
1326 کلیم شہید کالونی نمبر 2 فیصل آباد
موبائل: 0300 6650171

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف امت کا حل اور فرقہ واریت کا خاتمہ کیسے؟

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا ج﴾

[سورۃ ال عمرٰن: آیت ۱۰۳]

واجب الاحترام علماء کرام مشائخ عظام محترم سامعین، بزرگو، عزیز بھائیو، ساتھیو! آج کی گفتگو کا عنوان اشتہار اور اعلانات کے ذریعے آپ نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ دکھی امت جو ہر سو انتشار اور باہم سر پھٹول کا شکار ہے جسے بڑی محنت سے بڑی تگ و دو سے اور بڑی ہی کوشش سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک امت بنایا تھا اور سب کو ایک پلیٹ فارم پہ جمع کیا تھا۔ یہ امت انتشار اور تفریق کا شکار ہو کر اپنا وقار اور اپنی عزت کھو بیٹھی ہے اس کا سبب کیا ہے؟ اور اسکے ازالے کی ترکیب کیا ہے؟ کس طرح یہ انتشار ختم ہو سکتا ہے؟ جو آیت میں نے پڑھی ہے۔ اس میں اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾

”کہ تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور باہم آپس میں تفریق کا شکار نہ ہو۔“

اس آیت میں انتشار کے خطرے سے بھی اللہ نے آگاہ فرما دیا اور اس نزاع اور اختلاف سے بچنے کا ساتھ ہی علاج بھی اللہ ذوالجلال نے متعین فرما دیا، وہ کیا؟ ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ ”کہ تم سب مل کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو“ رب ذوالجلال والاکرام نے نزاع اور جھگڑے کو ختم کرنے ہی کے لئے یہ بات بھی اپنے پاک کلام میں فرما دی کہ ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ [النساء: ۵۹] ”اگر تمہارا کوئی جھگڑا ہو جائے، اختلاف ہو جائے، معاملہ گڑبڑ ہو جائے تو اس کا حل کیا ہے؟ اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف لوٹ آؤ۔ جو بات اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ کے رسول کہہ دیں اس پر تمہیں اپنا جھگڑا ختم کر دینا چاہیے" ﴿اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ "اگر تمہارا قیامت پر اور اللہ پر ایمان ہے تو پھر تمہارے جھگڑے ختم ہو جانے چاہئیں اللہ اور اللہ کے رسول کے فیصلے کے مطابق" اللہ رب العزت نے اس حوالے سے قرآن مجید میں ایک اور مقام پر بھی ہماری رہنمائی فرمائی لیکن سب باتوں کا استیعاب مقصود نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّمَا الْمُوْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ "کہ تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا: "المسلم اخوا المسلم"

"کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلمانوں کو قومیت کی بنیاد پر علاقائی بنیاد پر شخصی بنیاد پر ٹکڑیوں میں تقسیم نہیں ہونا چاہیے۔ علاقائی بنیاد ہو، نسبی تعلقات ہوں، لسانی بنیاد ہو یا کسی کے ساتھ شخصی تعلق ہو۔ اس بنیاد پہ تفریق انتشار جھگڑا۔ نزاع نہیں ہونا چاہیے۔" اسی لئے تو قرآن نے یہ واضح فرمادیا

﴿وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا. اِنَّ........الخ﴾[الحجرات: ١٣]

"کہ تمہارے باہمی جھگڑنے کے لئے قبیلے نہیں بنائے یہ تو تعارف کے لئے بنائے۔" مگر ہم نے انکو جھگڑوں کی بنیاد بنالیا۔ یہ فلاں برادری سے ہے۔ یہ فلاں علاقے سے ہے۔

ہماری طرف دیکھو یہ سندھی ہے، یہ پنجابی ہے، یہ بلوچی ہے، یہ سرحدی ہے۔ ہمارے ملک میں بھی تو یہ رواج ہے نا، علاقائی بنیاد پہ، برادریوں کی بنیاد پہ بھی یہ جھگڑا چل رہا ہے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے توجۃ الوداع کے عظیم اجتماع میں صاف صاف کہہ دیا۔

"الا لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی و لا أسود علی احمر ولا أحمر علی اسود الا بالتقوی" (مجمع الزوائد: ٢٦٦/٣)

کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں کسی عربی کو کسی عجمی پہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ فضیلت اس بات پہ ہے کہ تم میں اللہ سے ڈرنے والا کون ہے؟ متقی

www.KitaboSunnat.com

کون ہے؟ پرہیز گار کون ہے؟ اللہ کی اطاعت اور اللہ ذو الجلال کی فرمانبرداری کرنے والا کون ہے؟

آپ دیکھیں۔ صحابہ کرام ﷡ میں دو نسبتیں ایسی ہیں جن کو خود قرآن نے مقدس ٹھہرایا ہے اور اللہ نے ان نسبتوں کی تعریف کی ہے۔ وہ کون سی نسبتیں ہیں؟

۱) مہاجرین کی ۲) انصار کی

کچھ صحابہ کرام وہ تھے جو مہاجر تھے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لائے اور کچھ وہ تھے جو مدینہ طیبہ کے باسی تھے جنہوں نے مہاجرین کو خوش آمدید کہا! اور انکی خدمت کی ان کو انصار کہا گیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جگہ جگہ اپنے کلام پاک میں دونوں کی تعریف کی ہے۔ مہاجروں کی بھی اور انصار کی بھی اور ان دونوں نسبتوں کو اللہ ذو الجلال نے بڑی مقدس نسبتیں قرار دیا ہے۔ لیکن ایک وقت ایسا بھی آیا۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے دور میں غزوہ بنو المصطلق سے واپسی پر ایک معاملہ ہو گیا (مختصر کرتا ہوں) اور معاملے کے نتیجے میں کوئی تھوڑی سی بدمزدگی اور شکر رنجی پیدا ہوگئی۔ پھر کیا ہوا مہاجر صحابی جهجاه بن جعید الغفاریؓ نے کہا ''یا للمهاجرین'' (او مہاجرو! میں مہاجر ہوں میری مدد کو پہنچو) اور انصاری صحابی سنان بن یزیدؓ نے مقابلے میں کہا ''یا للانصار'' (او انصار! میری مدد کے لئے پہنچو) یہ کتنی مقدس نسبتیں ہیں۔ قرآن ان کی تعریف کرتا ہے۔ لیکن جب یہ دونوں نسبتیں حزبیت کا شکار ہوئیں تفریق کی علامت بن گئیں۔ جھگڑے کا سبب بن گئیں؟ معلوم ہے نبی علیہ السلام نے کیا فرمایا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت یہ بات ارشاد فرمائی. کہ اللہ والو! یہ تم مجھے بتلاؤ، میرے ہوتے ہوئے ''دعوى الجاهلية وانا بين اظهركم'' میرے جیتے جی تم جاہلیت کی باتیں کرتے ہو، یعنی ان نسبتوں کو بھی حزبیت کے حوالے سے نبی علیہ السلام نے پسند نہیں کیا۔ ''اللهم اغفر للانصار اللهم اغفر للمهاجرين'' اللہ انصار کی بخشش فرما اللہ مہاجرین کی بخشش فرما۔ نام لے لے کر نبی علیہ السلام نے انکے لئے دعائیں کیں لیکن جب یہی نسبتیں باہم اختلاف اور آپس میں نزاع کا سبب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنیں، تو کیا فرمایا۔

"ما بالُ دعوی الجاهليّة وانا بين اظهر كم"(ابن کثیر:۴/۳۷۰)

"تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ آپس میں جاہلیت کی باتیں کرتے ہو جبکہ میں تمہارے اندر جیتے جی ہوں، میرے ہوتے ہوئے بھی۔"

یعنی ان نسبتوں کی بنیاد پر بھی حزبیت پیدا ہو جانا گروہی نزاع اور جھگڑے کا پیدا ہو جانا نبی علیہ السلام نے برداشت نہیں کیا۔ جب مہاجر اور انصار کی نسبت سے اس قسم کا نزاع رسول اللہ ﷺ کے ہاں ناقابل برداشت ہے تو پھر اور کون سی نسبت مقدس ہو سکتی ہے کہ ان نسبتوں کی بنیاد پر ہم جھگڑیں بھی، لڑائی بھی کریں اور باہم نزاعات کا بھی شکار ہو جائیں اور وہ نسبتیں پھر مقدس اور محترم رہیں کہ جی یہ بڑی، اچھی نسبت ہے بڑی محترم نسبت ہے۔ اگر وہی نسبت نزاع اور جھگڑے کا سبب بن جاتی ہے۔ تو مذموم ہے۔ حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ علماء جانتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے مہاجر اور انصار تھے۔ یہ تو تھے قبیلے کے اعتبار سے، لیکن اب ایک شخصی اعتبار سے بھی ہم فکری ہم خیالی کا ایک داعیہ اور پیدا ہو گیا تھا صحابہ کرام کے آخری دور میں حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد دو گروہ بنے۔ ایک کا مرکز عقیدت حضرت علیؓ تھے۔ دوسرے کا مرکز عقیدت حضرت عثمانؓ تھے اور اپنی دو نسبتوں کی بنیاد پر بعض ایک دوسرے کو کہا کرتے تھے میں علوی ہوں میں عثمانی ہوں۔ رجال کی کتابوں میں بھی آتا ہے۔ "هو عثمانيٌّ، هو علويٌّ" یعنی یہ نسبتیں آج بھی کتابوں میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی پوچھنے والے نے پوچھا "اَنْتَ عَلَوِيٌّ ام عُثْمَانِيٌّ" آپ کون ہیں؟ آپ کس مرکز عقیدت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ "اَنْتَ عَلَوِيٌّ ام عُثْمَانِيٌّ" جواب میں انہوں نے کیا فرمایا "ما انا بعلويّ ولا عثمانيّ ولكنّي على ملّة رسول الله ﷺ" (الاحکام لابن حزمؒ ۱۷۴/۶) میں ملت عثمانی اور ملت علوی پر نہیں ہوں۔ میں تو محمدی ملت پر ہوں۔ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کا امتی ہوں اور نسبت میری آپ کی بدولت ہے۔" حضرت عبداللہ بن عباسؓ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو وہ ہیں جن کو نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعائیں دیں" اللّٰھم فقّھہُ فی الدّین، اللّٰھم فقّھہُ فی الدّین وَعلِّمہُ التّاویل "۔ اللہ قرآن مجید کی تفسیر کا علم انہیں عطا فرما۔ اللہ انہیں سمجھ، فقہ اور دانائی کی دولت سے سرفراز فرما دے" یہ دعائیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو نبی علیہ السلام نے دیں۔ ان سے پوچھنے والے نے انہیں دو شخصی نسبتوں کے حوالے سے پوچھا تو انہوں نے نسبتوں کی بنیاد پر جو ایک گروہی کیفیت ہو چکی تھی اسکو اچھا نہیں جانا بلکہ اسکی تردید کی اور فرمایا کہ ہمیں اس جھمیلے میں نہیں پڑنا چاہیے ہمیں اپنا تعلق نبی کریم ﷺ سے ہی مستحکم کرنا چاہیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تو بہرحال یہی موقف تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا تصور کرتے تھے؟ وہ بھی یہی جس طرح آنحضور ﷺ نے سمجھایا تھا کہ تفریق نہ تو علاقائی بنیاد پر نہ خاندانی اور قومی بنیاد پر اور نہ ہی شخصی بنیاد پر۔ یہ آپس میں حزبیت کا اثر ان نسبتوں کی بنیاد پر پڑ جائے تو وہ تمہارے لئے زہر ہلاہل ہے وہ تمہارے لئے کسی صورت جائز نہیں۔ یہی فکر نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی فکر پر گامزن رہے۔ لیکن جب یہی نسبتیں اور یہی باتیں آگے پھیلیں اور امت میں انتشار بڑھا تو اس انتشار کے جہاں اور بہت سے اسباب ہیں وہاں اس کا (Main) سبب یہی کہ مختلف لوگوں نے اپنا مرکز عقیدت کچھ اشخاص کو بنالیا کچھ افراد کو مرکز عقیدت ٹھہرایا اور انہی کے دائرے میں اپنے تمام معاملات اور تمام باتوں کو اسی مرکز عقیدت سے وابستہ کر لیا۔ جسے خود بنایا اور تمام مسائل کے فیصلے انہیں سے کرواتے رہے۔

امت میں پہلا انتشار

امت میں سب سے بڑا پہلا انتشار جو ہوا ہے وہ شیعہ سنی اور رافضی سنی کا ہے اور بھی فرقے تھے۔ لیکن سب سے پہلی اور بنیادی جو چیز پیدا ہوئی۔ امت میں انتشار کا سب سے پہلا داعیہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عقیدت کے نتیجے میں غلو تھا اور پھر اسکے بعد باقاعدہ ایک فلسفہ ایک (School of Thought) ایک فقہی مکتب فکر کہنا چاہیے پھر راہنمائی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصول اور ضوابط اسی فکر کے مطابق وضع کیے گئے۔

انتشار کا بنیادی مسئلہ

ان کا سب سے بنیادی مسئلہ جو تھا وہ مسئلہ امامت تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ "المقالة الوضية فى النصيحة والوصية" کے نام سے ہے۔ انہوں نے اس میں ایک بڑی مزیدار بات لکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں: حالت کشف میں میری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ تو میں نے نبی علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا کہ حضورؐ یہ رافضی حضرات آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے ساتھ بڑی ہی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں، آپ کا انکے بارے میں کیا فرمان ہے۔ اپنے اس اشکال کا ذکر جناب نبی علیہ الصلاۃ والسلام سے کیا، شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "فرمودند کہ مذہب ایشان باطل است بطلان مذهب ایشان از لفظ امام مے شود" نبی علیہ السلام نے فرمایا: رافضیوں کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا بطلان لفظ امام سے معلوم ہوتا ہے۔" شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بات ختم ہوئی میں نے اس مسئلے پر غور کیا تو غور وفکر کے نتیجے میں اس بات پر پہنچا۔ کہ سارے فتنے اور سارے مسائل کا حل اور جھگڑے کا اصل سبب یہی مسئلہ امامت ہے۔ امامت کے مسئلے میں وہ کیا کہتے ہیں۔ شاہ صاحب نے لکھا ہے: کہ وہ امام کو معصوم کہتے ہیں جیسا کہ اصول کافی (۲۰۳/۱) میں ہے حتیٰ کہ باقر مجلسی نے یہاں تک لکھا ہے کہ:

"بدان کہ اجماع علماء امامیہ منعقد ست بر آنکہ امام معصوم ست از جمیع گناهان صغیرہ و کبیرہ از اول تا آخر عمر خواہ عمداً خواہ سهواً" (حیات القلوب: ص ۱۶ ج۳ نو لکشور باب اول فصل دوم در عصمت)

"خوب جان لو کہ علمائے امامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ امام معصوم ہوتا ہے تمام صغیرہ وکبیرہ گناہ سے، ابتداء سے آخر عمر تک چاہے عمداً ہو یا سهواً۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحب یہی فرماتے ہیں (پہلی بات) کہ میں نے غور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ وہ تو اپنے امام کو معصوم سمجھتے ہیں، جب کہ ہم انبیاء کے معصوم ہونے کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ سہو ان سے ہوسکتا ہے تبھی تو سجدہ سہو ہے نا۔ لیکن وہاں کیا ہے، ہمارے امام سے خطا نہیں ہوتی نہ سہو۔ (اللہ اکبر) نبی سے بھی ایک درجہ اوپر اتنا امام کو محفوظ بنا دیا گیا۔ دوسری بات یہ کہ اس کے ساتھ ساتھ امام کی اطاعت اسی طرح فرض ہے۔ جس طرح نبی کی اطاعت فرض ہے۔ جس طرح نبی امت پر اور کائنات پر حجت ہوتا ہے۔ اسی طرح امام بھی لوگوں پر حجت ہوتا ہے۔ حجت یہاں فقہی اصطلاح میں نہیں بلکہ مخالف ومعاند کے عذر کے ابطال کے لئے کہ ہمارے پاس تو کوئی سمجھانے، بتلانے والا نہیں آیا۔ انبیاء علیھم السلام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ [النساء:۱۲۵]

''کہ ہم نے رسول بنائے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ رسول بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر لوگوں کے لئے کوئی الزام نہ رہے'' کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہود ونصاریٰ سے فرمایا کہ:

اے اہل کتاب! ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کی تاخیر کے زمانہ میں آ پہنچا ہے جو تمہارے پاس صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تمہاری یہ بات نہ رہے کہ ہمارے پاس بھلائی برائی بتانے والا ہی نہیں آیا، یقیناً خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا آ پہنچا ہے۔ [المائدہ:۱۹]

اس معنیٰ میں کتاب الٰہی نہیں، بلکہ اتمام حجت کے لئے نبی ہوتا ہے۔ سورۃ البینہ میں ہے:

﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ﴾ [البينة : ۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اہل کتاب کفار اور مشرکین اپنے کفر سے باز آنے والے نہیں تھے جب تک ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی (یعنی) ایک اللہ کا رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے''

یہاں بھی اتمام حجت کے لئے واضح برہان رسول اللہ ﷺ کو قرار دیا ہے۔ یہی ہمارا مقصد ہے کہ جن وانس پر اتمام حجت کے لئے انبیاء کرام ہیں۔ مگر روافض کہتے ہیں کہ ہمارے امام بھی حجت ہیں بلکہ یہ بھی کہ اللہ ذوالجلال خود امام بناتا ہے جس طرح اللہ نے نبی بنائے ہیں اسی طرح امام کو بھی امامت کے درجے پر تفویض اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ جس طرح نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری ہے اسی طرح امام کی اطاعت اور فرمانبرداری بھی ضروری ہے۔ اور ساتھ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جناب اس پر باطنی طور پر وحی آتی ہے، البتہ ظاہری طور پر وحی نہیں آتی، وحی آتی ہے، پیغام آتے ہیں۔ رب کی طرف سے احکام ان کو ملتے ہیں۔ اور حلت وحرمت کے مسائل وہ بتلاتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح اللہ کے انبیاء پر وحی آتی ہے۔ اور حلت وحرمت کے مسائل انبیاء بتلاتے ہیں۔ اسی طرح ائمہ بھی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی علیہ السلام کے ایک ہی اشارے سے میں رافضیت کے مسئلے کو سمجھ گیا کہ ساری بنیاد تفریق کی وہ کیا ہے؟ یہی مسئلہ امامت ہے اور سچی بات ہے کہ اگر یہ مسئلہ امامت نہ ہوتو پھر تحریف قرآن کا کوئی مسئلہ نہیں ہے تو مسئلہ امامت حل ہو جائے۔ صحابہ کرام کی عدالت زیر بحث نہ رہے۔ یہ مسئلہ حل ہو جائے تو نبی علیہ الصلوٰۃ السلام کی وراثت کا مسئلہ زیر بحث نہیں ہے۔ وہ فدک کا مسئلہ ہو یا وراثت کا یا نبی علیہ السلام کی وصیت کا مسئلہ ہو، جو بھی ہے حتی کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی بیٹیوں کا مسئلہ بھی اسی مسئلے کی وجہ سے موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ امامت کی وجہ سے۔ بلکہ حضرت حسینؓ کی شہادت بھی نہ ہوتی اگر مسئلہ امامت حل ہو جاتا، یہی وجہ ہے کہ رافضی صحابہ کرام پر تبرا بازی کرتے ہوئے کہتے: حسینؓ تیرے قتل کی بنیاد سقیفہ (نعوذ باللہ) اگر امامت کا مسئلہ حل ہو جائے یعنی حضرت علیؓ امام بن جائیں تو پھر صحابہؓ بھی عادل۔ قرآن بھی محفوظ، وراثت کا مسئلہ بھی ختم، بیٹیوں کا مسئلہ بھی ختم، لیکن جب یہ مسئلہ حل نہیں ہوا تو اب قرآن بھی محفوظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ صحابہ کی عدالت بھی محفوظ نہیں ہے اور نبی علیہ السلام کی وصیت سے بھی یہ سارے منحرف ہو گئے۔ (معاذ اللہ) نبی کی بیٹیاں بھی نہیں ہیں، کیونکہ اگر نبی کی بیٹیاں مان لیں تو پھر کیا ہے ایک بیٹی حضرت ابو العاصؓ کے نکاح میں، دو بیٹیاں حضرت عثمان غنیؓ کے نکاح میں ہیں۔ پھر تو جناب ان دونوں کو بھی محترم ماننا پڑے گا، اور وہ ہم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ یعنی اصل مسئلہ نزاع کیا ہے۔ رافضیوں کے ہاں اور اہل سنت کے مابین جس طرح شاہ صاحب نے اشارہ کیا ہے وہ لفظ ''امامت'' ہے اور سارے اختلافی مسائل اکثر وبیشتر وہ اسی ایک لفظ امامت کے اردگرد پھیلے ہوئے ہیں یہ مسئلہ حل ہو گیا تو گویا شیعہ سنی مسئلہ ختم۔ جب یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا شیعہ سنی نزاع رہے گا۔ یہ ختم ہونے والا نہیں بات سمجھ گئے نا۔ نزاع کا اصل منبع کیا ہے جب یہ نزاع ہے یعنی یہ بنیاد ہے یہ سبب ہے تو یہ نزاع بھی ختم ہونے والا نہیں ہے بذات خود یہ موضوع ایک مقالے کا محتاج ہے۔ ایک طویل گفتگو کا محتاج ہے یہ امامت کا مسئلہ اس میں بہت سی تفصیلات ہیں کیا عقائد ہیں کیا افکار ہیں اپنی جگہ ایک موضوع بحث ہے لیکن میں تو صرف یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں وہ جو نبی ﷺ سے پوچھا؟ حضرت شاہ صاحب نے کہ جی اس مسئلے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ یہ جو آپ کے ساتھ عقیدت کا دعویٰ، آپ کے اہل بیت کے ساتھ عقیدت، آپ کے نواسوں کے ساتھ عقیدت بیٹی کے ساتھ محبت اور حضرت علیؓ کے ساتھ پیار اور غلو کی حد تک پیار کا اظہار کرتے ہیں آپ کی اس بارے میں رائے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بس ایک لفظ امام کو سمجھ لو۔ رافضیت کی حقیقت تمہارے سامنے بالکل نمایاں ہو جائے گی۔

بھائیو! اب اس کے آگے چلیں یہ مسئلہ امامت، اختلاف کی بنیاد بنا اور کس کے مابین؟ اہلسنت اور اہل تشیع کے مابین۔ اس کے بعد یہی اہل سنت جب مزید ٹکڑیوں کا، مزید گروہ بندیوں کا شکار ہوئے تو معاف کیجئے وہاں بھی اصل مسئلہ یہی امامت کا ٹھہرا ہے۔ وہاں نزاع کا مسئلہ وہاں جھگڑے کا سبب آپس میں سر پھٹول کا میدان جو گرم ہے وہ کس بنیاد پہ ہے اسی مسئلہ امامت کی بنیاد پر، امت مختلف اماموں میں تقسیم ہو کر رہ گئی، بٹ کر رہ گئی، کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ایک امام کو، کسی نے دوسرے امام کو، کسی نے تیسرے امام کو، کسی نے چوتھے امام کو اور کسی نے ایک اور امام کو اپنا مرکز عقیدت بنایا ہے۔اس دائرے میں اتنا تشدد اور اتنا جمود اس کے بارے میں سختی اور حزبیت کی انتہا کہ پناہ بخدا پھر ہر ایک کی جو جو فکر تھی اس کو دوسری فقہ پر حاوی کرنے کے لئے جو تگ ودو کی گئی، جو موضوع (من گھڑت) روایات بنائی گئیں۔ اپنے امام کو اوپر اٹھانے اور چڑھانے اور دوسروں کو گرانے میں جو کوششیں کی گئیں یہ تو ایک مثیدان ہے وسیع میدان ہے جو بہت سی مجلسوں کا متقاضی ہے کہ پھر کیا کچھ ہوا، آپ اندازہ کریں کہ جناب اس مسئلہ امامت کے نتیجے میں یہاں تک کہنے والوں نے کہا ہے اپنے ایک امام کے حوالے سے۔ کہ ہمارے امام صاحب بیت اللہ میں پہنچے اور بیت اللہ میں جا کر انہوں نے ایک قدم پر کھڑے ہو کر نصف قرآن مجید پڑھا۔اور دوسرا پاؤں اٹھا کے ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نصف قرآن پڑھا۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے،تو اللہ ذوالجلال کی طرف سے آواز آئی کہ اے میرے بندے تو نے اتنی تکالیف کی ہے" قد غفرنا لک ولمن اتبعک ممن کان علی مذھبک الی یوم القیامة"(الدر المختار : ۱ /۵۱) ہم نے تجھ کو بھی معاف کر دیا اور جو تمھارے مذہب پر ہوگا قیامت تک ان کو بھی معاف کر دیا۔بتلایئے جب ایک امام کی عقیدت کے نتیجے میں یہ بشارت اللہ سے مل جائے تو ہم کیوں اس امام کی پیروی نہ کریں۔اس امام کا ساتھ کیوں نہ دیں کیوں دوسرا رخ اختیار کریں پھر تو ہمیں اس کے ساتھ جانا چاہئے جس کے بارے میں یہ اللہ نے بشارت دی کہ قد غفرنا ...... یہی نہیں بلکہ اس سے بھی آگے دیکھئے (بہت مختصر کرتا ہوں وقت کی نزاکت کی پیش نظر) عقیدت مند کہتے ہیں انہی کے بارے میں" ان سائر الانبیاء یفتخرون بی وانا افتخر بابی حنیفة من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضنی "(الدر المختار) کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا" سارے انبیاء مجھ پر فخر کرتے ہیں (محمد ﷺ پر) اور میں ابوحنیفہؒ پہ فخر کرتا ہوں جو ابوحنیفہؒ سے محبت کرے گا وہ گویا مجھ سے محبت کرے گا جو اس سے بغض رکھے گا وہ گویا مجھ سے بغض رکھے گا" اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب کیوں نہ ہمارا مرکز محبت امام صاحب ٹھہریں سوچئے نا جب یہ لوریاں اور تھپکیاں دے دے کر سمجھایا جائے کہ جناب یہ مرکز عقیدت بنالو اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو اس سے ہم کیسے ٹوٹیں، کیسے ہم اس سے اختلاف کریں۔ بلکہ اس سے آگے پھر دیکھئے کہ اسی عقیدت کے نتیجے میں یہاں تک کہنے والوں نے کہہ دیا (اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے) کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی آئیں گے تو وہ بھی امام ابوحنیفہ کی پیروی میں آئیں گے۔ بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے امام ابواللیث سمرقندی نے ''النوازل'' میں نقل کیا:

یکون بعد النبی ﷺ نور یُکنٰی ابو حنیفۃؒ یُحْیِیْ دینُ اللّٰہ وسنۃُ رسول اللّٰہ ﷺ علی یدہ (النوازل: ۲۷۸)

''کہ نبی ﷺ کے بعد ایک آدمی ابوحنفیہ ہوگا جو دین کا احیاء کرے گا اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو زندہ کرے گا''

یعنی نبی علیہ السلام کی احادیث بنا بنا کر اپنی طرف سے فرضی اور جھوٹی مناقب میں گھڑی گئیں۔ اور مناقب میں یہاں تک کہا گیا آپ حیران ہوں گے۔ ''قیل ویوم توفی ابو حنیفہ ولد الامام الشافعیؒ فعدّ من مناقبہ'' کہ امام صاحب کے مناقب میں یہ بات بھی شمار کی گئی ہے۔ کہ امام شافعی اس وقت پیدا ہوئے جب امام صاحب فوت ہو گئے تھے گویا امام ابوحنیفہ کے احترام میں پیدا ہی نہیں ہوئے یہ بات بھی امام صاحب کے مناقب میں شمار ہوئی۔ دوسری طرف (شوافع) کیا کہتے ہیں؟ وہ اس کے برعکس کہتے ہیں: بحرحال بات اسی پہ رہنے دیں۔ گویا کہ یہ پیدا ہونا بھی انکی اپنی مرضی پر موقوف تھا۔ (اناللہ) ہم تو یہ کہتے ہیں کہ پیدا ہونے کا وقت اور جینے اور مرنے کا وقت اللہ کے ہاتھ میں ہے کسی کو کوئی علم نہیں ہے لیکن یہاں کیا ہے۔ یعنی اس کو بھی ایک منقبت کا درجہ دے دیا گیا۔ بلکہ اس سے بھی آگے دیکھئے ایک بڑے مولوی صاحب جن کو شیخ الاسلام کہا گیا ہے۔ وہ کیا فرماتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

''یجب علی اھل الغرب والشرق بل علی کافۃ الخلق ان یتخذوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أبا حنيفة اماماً و عقيدته ديناً وقوله مذهباً حيث لا يبغون عنه حولا ولا يريدون به بدلاً" (مقدمة كتاب التعليم :۲/)

کہ پورے مغرب اور مشرق میں بسنے والے انسانوں پر واجب ہے بلکہ پوری مخلوق پر (انسانیت پر) کہ وہ امام ابوحنیفہ کو اپنا امام بنائے اور اسی کے عقیدے کو اپنا دین، ان کے قول کو اپنا مذہب بنائے اس حیثیت سے کہ وہ پھر اس سے بدلنے نہ پائیں۔"

اس طرح وہ امام کے اقوال اور اعمال پر پکے رہیں ان کو نہ چھوڑیں یہ ایک صاحب کہتے ہیں۔ ادھر اس کے مقابلے میں ایک اور صاحب بھی ہیں۔ وہ کون ہیں معمولی آدمی وہ بھی نہیں ہیں وہ بھی بڑے ہیں۔ وہ ہیں امام الحرمین عبدالملک جوینیؒ۔ وہ کیا کہتے ہے۔ بالکل اسی بحر میں، اسی اسلوب میں، اسی زبان میں۔ "انه يجب على كافة العاقلين وعامة المسلمين شرقا وغربا وبعدا وقربا انتحال مذهب الشافعي " (مغيث الخلق ص ۱۶) کہ تمام مشرق و مغرب نزدیک اور دور میں بسنے والے جتنے انسان ہیں وہ اپنا امام امام شافعی کو بنائیں اب بتلائیں کہ ایک صاحب فرماتے ہیں امام شافعیؒ کو امام بنائیں دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کو اپنا امام بناؤ۔ لڑائی نہ ہو تو اور کیا ہو، جھگڑا نہ ہو تو اور کیا ہو۔ پھر مسئلہ یہاں تک نہیں ہے غور کریں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ اتھارٹی اپنے حبیب علیہ السلام کی رکھی ہے کہ اللہ ذوالجلال نے اپنے نبی کو کہا کہ میں نے آپ کو پوری انسانیت کے لئے بشیر و نذیر بنایا۔ لیکن ہم کیا کہیں کہ پوری مخلوق حنفی بن جائے۔ پوری مخلوق شافعی بن جائے ہمارا داعیہ یہ ہے۔ اللہ فرماتے ہیں ساری مخلوق محمدی بن جائے (ﷺ) نبی کی پیروی کریں، نبی ہی کی تابعداری اور فرمانبرداری کریں لیکن یہاں کیا ہے کہ ہمارے اس امام کی تابعداری کریں۔ بلکہ مسئلہ اس سے بھی آگے نازک تر ہے جو آپس میں باہمی کتابیں لکھی گئیں انکو متحقق کرنے کے لئے لوگوں کو ان کی طرف مائل کرنے کے لئے کہا گیا کہ بس تمھارے لئے یہی کافی ہے جس طرح آج کل بھی کہتے ہیں نا یہ فقہ نچوڑ ہے قرآن وسنت کا، گویا جو ماخذ ہے وہ پیچھے چلا گیا جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخوذ ہے وہ مقدم ہو گیا۔ یا یوں سمجھئے کہ جو چیز لامحدود ہے اسکو تو وہ قرب حاصل نہیں ہو پایا جو محدود کو حاصل ہو گیا۔ یہ چار میں محدود ہی ہے نا۔ وہ لامحدود اصول ہیں وہ متاخر ہو کر رہ گئے یہ کیا اصول ہوا؟ یہ کیا ضابطہ ہوا؟ آپ دیکھیں کہ اسی بحر پہ اسی اصول پہ پھر کتابوں کو متعین کیا گیا۔ یہ تو آپ کے ہاں چلتا ہے معروف قول ہے سب جانتے ہیں "الھدایة کالقرآن" آپ حیران ہوں گے المھذب کا مصنف امام ابواسحاق شیرازی بہت بڑا نام ہے شوافع میں، علماء جانتے ہیں۔ ہاں المھذب کے بارے میں ابواسحاق شیرازی خود کیا کہتے ہیں۔ ہدایہ کے بارے میں مشہور شعر کی تاویلیں تو آج شروع ہو گئیں ہیں کہ جی یہ تو ایک شاعرانہ کلام ہے۔ یہ بات کہہ کہ جان چھڑالی لیکن اب امام شیرازی کے بارے میں کیا کہو گے؟ امام شیرازی کہتے ہے "لو عرض ھذا الکتاب الذی صَنَّفْتُهُ وھو المھذب علی النبی ﷺ لَقَالَ ھذا شریعَتی التی امرت بھا امتی" (طبقات الشافعیة ۳/۹۵) اگر مہذب نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں پیش کی جائے تو نبی علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں یہی تو میری شریعت ہے۔ یعنی یہ کون کہہ رہا ہے معمولی مولوی نہیں۔ امام ابواسحاق شیرازی المھذب کے مصنف، یہ المھذب کیا ہے۔ فقہ شافعی کی امہات الکتب میں شمار ہوتی ہے جس کی شرح علامہ نوویؒ نے "شرح المھذب" کے نام سے کی تقریباً نو (9) جلدوں میں) اسی کتاب کے بارے میں امام ابواسحاق شیرازی یہ کہتے ہیں۔ اب آئیں ایک اور امام کے بارے میں وہ کون ہیں حضرت امام مالکؒ، انکی فقہ کی کتاب فقہ مالکی کی امھات الکتب میں سب سے بڑی کتاب المدونہ ہے اسکے بارے میں کیا کہا گیا: ایک صاحب کہتے ہیں۔

"ما من حکم نزل من السماء الا وھو فی المدوّنة" (نیل الا بتھاج :۸۱/۱)

"آسمان سے جو بھی اللہ نے حکم نازل کیا ہے وہ مدونہ میں موجود ہے۔"

سارے احکام وہ جتنے بھی ہیں سارے کے سارے مدونہ میں موجود ہیں تمہیں اور کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے نہ جاؤ شافعی کی طرف نہ جاؤ حنفی کی طرف نہ جاؤ کسی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرف جب سارا دین یہاں سے مل رہا ہے تو کسی اور طرف جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ساری باتیں اسی لئے کہی جا رہی ہیں، تاکہ لوگوں کو باور کروایا جائے سارا دین اس میں ہے ساری بات کتاب وسنت کی، دین کی ہماری کتابوں میں ہے۔ایک اور صاحب کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

"انما المدونه من العلم بمنزلة ام القرآن"

"کہ علم کی جتنی تدوین شدہ کتابیں ہیں ان کتابوں میں مدونہ کی وہی حیثیت ہے جو قران مجید میں اُم القرآن (سورۂ فاتحہ) کی ہے۔"

آگے کیا کہتے ہیں۔

"تجزئ فی الصلاة من غیرها ولا تجزئ غیرها عنها"

(الدیباج المذھب:۹۸)

"کہ فاتحہ نماز کے لئے کافی ہے دوسری قرأت سے، لیکن دوسری قرأت فاتحہ کے علاوہ کفایت نہیں کرتی"

یعنی جس طرح صرف فاتحہ سے نماز ہو جاتی ہے اسی طرح مدونہ اگر ہو تو یہ ساری کتابوں سے کفایت کر جائے گی باقی تمام کتابیں جمع بھی کر لی جائیں تو پھر بھی وہ ساری کتابیں مل کر اس کی جگہ کو پورا نہیں کر سکتی۔اب جناب! امام مالکؒ اور مالکی فقہ کے جو علم بردار ہیں انہوں نے یہ کہا۔اب آپ سوچیں اور غور کریں جب اس طرح گروہ بندی اور حزبیت کو ان اقدار پر اور ان بنیادوں پر مضبوط کیا جائے تو سادہ لوح ہمارے جیسے طالب علم کیوں نہ پختہ ہوں۔حالانکہ مکمل جو چیز ہے وہ تو صرف کتاب وسنت ہے۔﴿الیوم اکملت لکم دینکم.....الخ﴾ وہ دین مکمل کونسا ہے؟ وہ دین اسلام ہے جو کتاب وسنت کی شکل میں موجود تھا اور صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل کیا اور اسی پر عمل کر کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے رضامندی کے سرٹیفکیٹ لئے۔وہ کتاب وسنت مکمل دین تھا یا نہیں؟ مکمل دین تھا نا۔تو اس مکمل دین کی تابعداری کرنی چاہئے نہ یہ کہ لوگوں کو یہ کہا جائے یہ میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب مکمل ہے، دوسرا کہے نہیں میری کتاب مکمل ہے، تیسرا کہے نہیں میری کتاب مکمل ہے۔ کس کی مانیں بھائی؟ کوئی کہتا میری مکمل، دوسرا کہتا میری مکمل، رب کہتا میری کتاب مکمل۔ اللہ کیا فرماتا ہے۔ میری کتاب مکمل ہے۔ میں نے جو دین دیا ہے، وہ مکمل ہے۔ اب بتلائیں کس کی مانیں، اللہ کی مانیں۔﴿ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حدیثًا﴾ اللہ سے بڑھ کر سچی بات کہنے والا اور کون ہوگا۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ کتاب وسنت کی صورت میں دین میں نے تم کو مکمل دیا ہے۔ لیکن بعد میں آنے والے، صدیوں بعد آنے والے وہ کہتے ہیں یہ کتاب مکمل ہے، دوسرا کہتا ہے یہ کتاب مکمل ہے، انتشار نہیں تو اور کیا ہے۔ اب اس انتشار سے بچا کیسے جا سکتا ہے۔؟ (اللہ اکبر) جھگڑے سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔؟

دو فقہی مسائل

دیکھیں فقہی مسائل میں سے صرف دو مسائل پر عرض کرتا ہوں ایک مسئلہ تو یہ رفع سبابہ کا ہے (تشہد میں) اس کے بارے میں فتاوی الغیاثیہ میں فتاویٰ ولوا جیہ میں اور فتاوی بزازیہ میں عمدۃ المفتی میں، الظہیریہ میں، خلاصہ کیدانی میں، ان تمام کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ حرام ہے۔ یہ اشارہ کیا ہے حرام۔ خلاصہ کیدانی یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے لوح پر لکھا ہوا ہے پہلے صفحہ پر لکھا ہے۔ ع

تو طریقہ صلاۃ کے دانی
تا نہ ذانی خلاصہ کیدانی

تمہیں اس وقت تک نماز کا طریقہ کس طرح آ سکتا ہے جب تک خلاصہ کیدانی کو تو نے نہیں پڑھا۔

اب اس خلاصہ کیدانی میں کیا لکھا ہے؟ کہ تشہد میں انگلی اٹھانا حرام، ظہیریہ میں لکھا ہے حرام غیاثیہ میں لکھا ہے حرام۔ ولواجیہ میں لکھا ہے حرام ہے۔ عمدۃ المفتی میں لکھا ہے: حرام، آپ دیکھیے بزازیہ بہت بڑی کتاب ہے فقہ کی۔ ایک مولوی صاحب بہت بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوالمسعود اپنے دور کے مفتی تھے۔ان سے کسی نے کہا کہ آپ کتاب کیوں نہیں لکھ دیتے۔ بڑے بڑے مشکل فقہی مسائل کے حوالے سے کوئی کتاب لکھ دیجئے انہوں نے جواب دیا:

''انی استحی من صاحب البزازیہ''

''مجھے صاحب بزازیہ سے حیا آتی ہے۔''

جب انہوں نے فتاویٰ بزازیہ جمع کر دیا ہے تو اب اس کے ہوتے ہوئے کسی کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔کشف الظنون میں بزازیہ کی تعریف میں یہ بات لکھی ہوئی موجود ہے کہ ابومسعود بہت بڑے عالم اور مفتی تھے۔انہوں نے یہ بات کہی اور اس میں بھی کیا لکھا ہے؟ کہ یہ اشارہ حرام ہے۔لیکن حدیث میں اشارہ کا ذکر موجود ہے یا نہیں؟ بلکہ آپ حیران ہوں گے۔ ایک مولوی صاحب ہمارے پاکستان کے ہیں۔انہوں نے درس ترمذی میں لکھا ہے کہ بعض وہ بدنصیب بھی ہیں اس مسئلے کے حوالے سے جب انہیں کہا گیا کہ یہ حدیث میں آتا ہے نبی علیہ السلام نے تشہد میں انگلی سے اشارہ کیا آگے سے کیا کہتے ہیں:۔''مارا قول امام باید قول رسول کافی نیست'' (درس ترمذی:۶۲/۲) ہمیں امام کا قول دکھاؤ ہمارے لئے قولِ رسول کافی نہیں ہے۔یہ کیا دین ہوا۔؟ یہ حزبیت ہے اسی حزبیت کا نتیجہ ہے کہ جب یہ کہہ دیا گیا۔کہ اس سے آپ نے باہر نہیں نکلنا میں کیوں نکلوں۔حدیث کچھ کہتی ہو، قرآن کچھ کہتا ہو، نبی علیہ السلام کچھ فرما رہے ہوں۔مگر میرے امام نے کیا کہا ہے؟ میرے لئے امام کا قول چاہئے۔

مسئلہ رضاعت اور فقہ

بھائی قرآن مجید نے تو رضاعت کے لئے دو سال کامل کا ذکر کیا ہے۔لیکن حاشیے میں لکھا ہوا ہے (اڑھائی سال) ان کے پاس بھی تو دلیل ہو گی نا۔تب تو انہوں نے اڑھائی سال کہہ دیا۔(امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مدت رضاعت اڑھائی سال ہے) ہوگئی نا، دلیل ہمیں نظر نہیں آتی نہ آئے، ہوگی تو ضرور، اتنے بڑے امام نے کہہ دیا۔یعنی مقصد یہ ہے کہ وہ بڑے تھے ان کو علم تھا ہمیں اس لئے قرآن دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے جو مسئلہ وہاں سے آگیا بس وہی دین ہے۔اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے اسی طرح مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر اختلاف عام چلتا ہے حالانکہ فاتحہ خلف الامام کوئی مسئلہ نہیں ہے اصل مسئلہ فاتحہ کا ہے خلف الامام کا مسئلہ تو ثانوی ہے اصل مسئلہ بنیادی سورۂ فاتحہ کا ہے کہ نماز فاتحہ کے بغیر ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ مقتدی کی بات تو بعد کی ہے۔ اکیلے کی بھی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ امام کی بھی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ وہ کہتے ہیں نہ امام کو فاتحہ کی ضرورت ہے۔ نہ اکیلے کو ضرورت ہے کسی کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ "قل ھو اللہ" پڑھے نماز ہو جائے گی فاتحہ اس کے لئے بھی ضروری نہیں ہے۔ نظر انداز کر دیں اس مسئلے کو۔ جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ صرف یہ ہے کہ علامہ لکھنویؒ نے غیث الغمام میں امام شعرانیؒ کے حوالے سے امام ابو حنیفہؒ کا ایک قول ڈھونڈ کے لکھ دیا۔ کہ امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں: کہ سری نمازوں میں مقتدی کو بھی فاتحہ پڑھنی چاہئے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ یہ قول متداول کتابوں میں نہیں ہے جو اگلا جملہ ہے وہ قابل غور ہے کہتے ہیں:

"لو ثبت ذلک لا نه قاطع للنزاع" (غیث الغمام:۲۱۶/)

لکھتے ہیں کہ اگر یہ قول ثابت ہو جائے تو جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے: ﴿اِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ﴾ جو اللہ اور اللہ کے رسول کہیں، مان لو، جھگڑا ختم۔ ﴿اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ﴾ لیکن یہاں کیا ہے اگر یہ قول ثابت ہو جائے تو اس قول سے جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔ گویا قرآن وحدیث کے دلائل جھگڑا ختم ہونے کا باعث نہیں! جھگڑا ختم ہوتا ہے امام کے اس قول کے ثابت ہونے سے آپ بتایئے جب جھگڑے ختم ہونے کی علامت ہو۔ محض اپنے امام کا قول تو پھر اس کے بعد یہ جھگڑے ختم ہوں گے یا بڑھیں گے؟ ایک کے نزدیک میرے امام کا قول ثابت ہونا چاہئے۔ دوسرے کے نزدیک میرے امام کا، تیسرے کے نزدیک میرے امام کا، چوتھے کے نزدیک میرے امام کا، پانچوں کے نزدیک میرے امام کا، یہ ہے نا۔ میرے امام میرے امام۔ یہ بعینہ وہی بات ہے جس کا ذکر ابتدا میں ہوا۔ حضرت شاہ صاحب نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کے حوالے سے اشارہ کیا کہ رافضیت کے ساتھ اختلافات کی بنیاد مسئلہ امامت ہے۔ جس طرح وہاں اختلافات کی بنیاد وہی امامت کا مسئلہ ہے۔ اس طرح یہاں بھی اہلسنت کے مابین بھی اختلاف کا بنیادی مسئلہ امامت کا ہے۔ اگر اس کی بجائے سارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ امام کائنات کوامام مان لیں تو جھگڑا ختم ہوسکتا ہے۔جس طرح خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جھگڑے ختم ہوتے تھے یا نہیں ہوتے تھے۔صحابہ کرام کے جھگڑے حضرت ابوبکرؓ کے قول پر ختم ہوتے تھے؟ حضرت عمر فاروق ؓ کے قول پر ختم ہوتے تھے؟ کس کے قول پر ختم ہوتے تھے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلافات نبی کے فرمان پر ختم ہوتے تھے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام جو فرماتے تھے صحابہ کرام کے اختلافی مسائل ختم ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ یہی دو پارٹیاں مہاجر اور انصار کی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد قریب تھا کہ ان میں لڑائی جھگڑا اور اختلاف رونما ہو جائے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال کے بعد خلافت کا حقدار کون ہے؟ سیدنا ابوبکرؓ کے کہنے پر جھگڑا ختم ہوا اور کس کی تجویز پر جھگڑا ختم ہوا۔حضرت ابوبکرؓ نے سب کو کہا سنو! نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الأئمة من قريش" اب مہاجرین نے کیا کہا ہمارے ہاتھ کھڑے ہیں۔ہم مہاجرین کے اور قریش کے کفش بردار ہوں گے، ہمارا جھگڑا آج سے ختم جھگڑا کس سے ختم ہوا صحابہؓ کا؟ اگر صحابہؓ کا جھگڑا نبی کے فرمان سے ختم ہوسکتا ہے تو امت کے باقی افراد کا جھگڑا نبی کے فرمان پہ ختم کیوں نہیں سکتا؟ جب صحابہؓ میں یہ کیفیت تھی صحابہ بھی متفق تھے۔خیر القرون میں بھی اتفاق تھا لیکن جب یہ قدرِ مشترک منتشر ہوگئی۔لوگوں میں انتشار پیدا ہو گیا تو اختلافات شروع ہو گئے ہمارا مرکزِ ملت، مرکزِ عقیدت کیا ہے؟ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔جب یہ مرکزِ عقیدت بدلتا ہے تو پھر اختلاف پیدا ہوتا ہے ہم کہتے ہیں مرکزِ عقیدت ایک بناؤ۔ستم کی بات ہے، دکھ کی بات ہے، کہ جس کا جھنڈا اور پھریرا لے کر گلی، کوچے، محلے، بازاروں میں ہم نے انکی عظمت کو لوگوں سے منوانا تھا اس کی عظمت مانو یعنی محمد مصطفیٰ کی عظمت کو مانو۔کلمہ پڑھو محمد مصطفیٰ کا۔جن کی ذمہ داری یہ تھی۔انہوں نے ذمہ داری یہ بنالی بنو حنفی، بنو شافعی، بنو مالکی، بنو حنبلی، ذمہ داری تو ہماری تھی۔ہم اپنے آپ کو ہی نہیں دوسروں کو بھی محمدی بنائیں۔ بیگانوں کو، غیر مسلموں کو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے دامن سے وابستہ رہنے کی تاکید کرتے، تلقین کرتے۔ بلکہ اگر آپ یہ نہ کہیں جذباتی ہو گیا ہے۔تو میں ایک بات اور کہہ دوں، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، انصاف

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوگا۔ جب تک اللہ اپنے نبی کی عظمت منوا نہیں لے گا۔ کوئی فیصلہ نہیں ہوگا حساب کتاب شروع نہ ہوگا جب تک اللہ ساری کائنات سے اپنے نبی کی عظمت نہیں منوالے گا۔ وہ عظمت آج ہی مان لو جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ غیر مسلم بھی مان لیں تب بھی دنیا میں امن۔ یہ ساری لڑائیاں یہ سارے خون خرابے سارے جھگڑے عالمی سطح پر جو ہو رہے ہیں، وہ صرف اس لئے ہیں کہ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو نہیں مانتے، امت کے مابین اگر جھگڑے ہیں تو اس لئے ہیں کہ ہم نے اپنا مرکز عقیدت محمد مصطفیٰ کی بجائے کسی اور کو بنالیا ہے۔ ہمیں اپنا مرکزِ عقیدت اپنی محبت کس سے وابستہ رکھنی چاہئے؟ محمد مصطفیٰ ﷺ سے۔ یہی صحابہ کرام کا طریقہ تھا یہی صراطِ مستقیم ہے۔ اور اس سے نزاع اور اسی سے جھگڑے ختم ہونے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اسی صراطِ مستقیم پہ قائم رکھے۔ اپنے نبی کے ساتھ ہماری وابستگی اور ہمارا تعلق مستحکم فرمائے۔ اللہ ذوالجلال ادھر ادھر نہ دکھائے۔ توحید میں ادھر ادھر دیکھیں گے تو گمراہ ہوں گے۔ توحید میں کس طرف دیکھنا ہے؟ صرف اللہ کی طرف اور رہنمائی میں کس طرف دیکھنا ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف بس توحید میں ادھر ادھر دیکھیں گے تب بھی شرک اور رسالت میں ادھر ادھر دیکھیں گے۔

"لضللتم عن سواء السبیل" تب بھی گمراہی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس ضلالت سے ہمیں بچائے صراطِ مستقیم پہ گامزن رکھے۔ آمین!

"وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اسلام

سیدھا سادہ اور سچا راستہ ہے!

''دینِ حقیقی کی راہ کا سیدھا ہونا اور سبل متفرقہ، یعنی خود ساختہ گروہ بندیوں کا پر پیچ وخم ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہر انسان بغیر کسی عقلی کاوش کے سمجھ سکتا ہے۔ اللہ کا دین اگر انسان کی ہدایت کے لیے ہے تو ضروری ہے کہ خدا کے تمام قوانین کی طرح یہ بھی صاف اور واضح ہو اس میں کوئی راز نہ ہو، کوئی پیچیدگی نہ ہو، نا قابلِ حل معمہ نہ ہو، اعتقاد میں سہل ہو اور عمل میں ہلکا، ہر عقل اسے سمجھ لے، ہر طبیعت اس پر مطمئن ہو جائے۔

اچھا اب غور کرو، یہ تعریف کس راہ پر صادق آتی ہے۔ ان مختلف راہوں پر جو پیروانِ مذہب نے الگ الگ گروہ بندیاں کر کے نکالی ہیں یا اس ایک ہی راہ پر جسے قرآن اصل دین کی راہ بتلاتا ہے۔''

مولانا ابوالکلام آزاد

(تفسیر ام الکتاب، صفحہ 305)